بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روشنی کے دشمن

حالیہ برسوں میں قرآن مخالف مماوت کا جائزہ

محمد حسین ذوالقرنین ۔ ریاض۔ سعودی عرب

(یکم اپریل ۲۰۱۰ء کو ادارہ ادب اسلامی ہند ریاض کے پروگرام "ایک شام بعنوان قرآن" میں پڑھا گیا۔)

قرآن کریم نوع انسانی کی ہدایت کے لیٔے خالق کاینات کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ یہ آج سے چودہ سو سال قبل خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ پر نازل ہویٔ۔ اس کے نازل کرنے والے کے الفاظ میں :

ذلک الکتاب لا ریب ۚ (البقرة 2) یہ وہ کتاب ہے ہر شک وشبہ سے بالاتر

شک وشبہ اسکے نازل کرنے والے اور اس کے کلام الٰہی ہونے کے بارے میں

شک وشبہ اس کے لانے والے اور جس پر نازل ہوا ان کی امانت ودیانت کے بارے میں

شک وشبہ اسکے شمع ہدایت ہونے کے بارے میں

شک وشبہ اسکے تمام انسانیت کے مخاطب ہونے کے بارے میں

شک وشبہ اسکے مضامین کی صحت، اسکے کلام کی اثر آفرینی اور اس میں کیٔے گۓ دعووں کی صداقت کے بارے میں

شک وشبہ اسکے جسم وروح کی شفا ہونے کے بارے میں

شک وشبہ اسکے معنوی اور ادبی اعجاز ہونے کے بارے میں

ان تمام باتوں کی صداقت کی شہادت اسکی ابتدائی آیتوں کے نزول کے وقت سے لے کر آج تک بے شمار نفوس دیتے آئے ہیں اور جب سے آج تک کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جس میں کسی گم گشتہ راہ کو اس سے ہدایت نہ ملتی ہو اور کوئی مضطرب دل اسکے نغمۂ حیات سے سکون نہ حاصل کرتا ہو۔ نہ صرف یہ بلکہ روئے زمین پر بسنے والی مخلوقات کے کسی ایسے مسئلہ کا تصور نہیں کیا جاسکتا جسکا حل اس کتاب میں موجود نہ ہو۔

کیا کویٔ سوچ سکتا ہے کہ ایک ایسی امرت دھارا جس سے اسکے نزول سے لیکر آج تک لوگ اپنے دکھوں کا مداوا اور اپنی پیاسی روحوں کو اسکے آب زندگی سے سیراب کرتے آئے ہوں اس سے کوئی کسی قسم کے عناد یا مخالفت کا رویہ بھی رکھ سکتا ہے؟ عام انسانی عقل تو یہی کہتی ہے کہ ایسی کتاب کا صحیح مقام تو تخت سلطنت ہونا چاہیے تاکہ یہ سب کی رہنمائی کرے، ہر ایک کو اونچا اٹھائے اور ترقی کی منازل طے کرائے۔

لیکن واقعہ یہ ہے کہ اسکے نزول کی ابتداہی میں بدروحوں ، مفادپرستوں اور دوسروں کے خون پر پلنے والوں نے اسکے "خطرہ" کو بھانپ لیااور اسکی مخالفت کیلیے کمربستہ ہوگئے۔ اسکی اثرانگیزی کوٹالِ یا کم کرنا توان کے بس میں نہ تھا چنانچہ انہوں نے یہ راہ اختیار کی کہ اس کلام کو حتی الامکان دوسروں تک پہنچنے ہی نہ دیا جائے۔ کفارمکہ کی اس حکمت عملی کا ذکر قرآن ان الفاظ میں کرتا ہے :

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ (فصلت 26)

(اور کفار نے کہا کہ اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو اور جب یہ پڑھا جائے تو شور مچایا کرو تاکہ تم غالب رہو۔)

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اس نسخۂ کیمیا کو عام لوگوں تک پہنچانے کیلئے نکلتے تو کفار مکہ کی کوشش ہوتی کہ لوگوں کو طرح طرح سے خوف زدہ کر کے اس کلام کو سننے سے باز رکھیں۔ وہ کہتے کہ اس کلام میں ایسا جادو ہے جس سے لوگ مسحور ہو جاتے ہیں۔ اپنے خداؤں سے بدظن ہو جاتے ہیں، ان کے خاندانوں میں تفرقہ پڑ جاتا ہے، بھائی بھائی سے بچھڑ جاتا ہے، اصحاب نفوذ واقتدار کی عزت خطرہ میں پڑ جاتی ہے، کاروبار تباہ ہو جاتے ہیں، وغیرہ

پچھلے چودہ سوسالوں کی تاریخ گواہ ہے کہ کوئی دور ایسا نہیں گذرا جس میں روشنی کے دشمنوں اور ظلمتوں کے ان شہزادوں نے اپنی کوششوں میں کوئی کمی آنے دی ہو۔ آگے چل کر مستشرقین (Orientalists) کے نام سے ایک پوری فوج تیار ہوتی ہے جس کا مشن کفار مکہ کی حکمت عملی (لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُون) کو جاری رکھتے ہوئے اس کو مزید کمک پہنچانا قرار پاتا ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں پر مشتمل اس ٹیم نے قرآن کا گہرائی سے مطالعہ کرنے کے لئے عربی زبان سیکھی۔ مقصد یہ تھا کہ قرآن میں اس طرح کے تضادات اور خلاف عقل باتیں نکالی جاسکیں جیسی کہ ان کی اپنی کتابوں میں بکثرت موجود تھیں – جو دراصل خود ان کے علماء واحبار نے ان مقدس الہامی کتابوں میں داخل کی تھیں – لیکن جب انہیں اس میں کامیابی نہیں ہوئی تو یہ طے کیا کہ صریح جھوٹ اور دھوکہ کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کیا جائے۔ ممکن ہے بعض ذہنوں میں یہ سوال ابھرے کہ قرآن کے گہرائی سے مطالعہ کے دوران ان کو ہدایت کیوں نہ مل گئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن سے ھدایت پانے کی کچھ شرطیں ہیں۔ جن میں سب سے بنیادی شرط طلب ہدایت ہے۔ قرآن اپنی ہدایت کسی پر زبردستی نہیں تھوپتا۔ یہ صرف ان کے لے رہے جو اس کے طلبگار ہوں۔

ان مستشرقین کو قرآن کریم کی غیر معمولی تاثیر کا خوب خوب اندازہ ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ جب تک یہ شمع ہدایت اپنی شکل میں موجود ہے اس سے لوگ ہمیشہ متاثر ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی ساری قوت اس پر لگادی کہ کسی طرح قرآن کو بھی غیر الہامی، غلطیوں اور تضادات سے پر اور غیر مستند ثابت کر دیا جائے۔ اس ٹیم کو مشنری تنظیموں اور مغربی حکومتوں کی مکمل تائید حاصل رہی، ان کے سامنے وسائل کی کوئی کمی نہیں نہ ہی ان کو کسی اخلاقی یا قانونی سند کوئی پاس رہا۔

ایک فلسطینی نژاد باضمیر عیسائی محقق ایڈورڈ سعید نے جو امریکا کی کولمبیا یونیورسٹی میں انگریزی ادب اور تاریخ کے استاد تھے استشراق (orientalism) پر اسی نام سے ایک معرکۃ الآرا کتاب لکھی ہے جس میں اس کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے اور دکھایا گیا ہے کہ کس طرح نام نہاد متمدن مغربی دنیا اسلام مسلمانوں اور مشرق کو تعصب کی نظر سے دیکھتی اور ان کے متعلق صریح غلط بیانی کرتی ہے۔ اس کتاب کا ۲۶ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ مصنف ہی کی ایک دوسری کتاب ’ اسلام ذرایع ابلاغ میں‘ (Covering Islam) ہے جس میں مغربی میڈیا کی اسلام سے متعلق منافقت اور جھوٹ کو زیادہ واضح انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

قرآن پر حملوں کے اسباب اور ان کی نوعیت :

قرآن پر حملوں کی سب سے اہم وجہ تحریف شدہ انجیل کے تضادات تھے۔ انہوں نے ضروری سمجھا کہ اسی طرح کے تضادات قرآن میں تضادات قرآن میں بھی ثابت کرکے دکھایا جائے قرآن انسانی کلام ہے جس میں اس طرح کے نقائص کا ہونا کوئی خلاف توقع یا غیر معمولی بات نہیں۔

- انہوں نے پہلے تو قرآن کے جمع وتدوین پر انگلی اٹھائی یہ ثابت کرنے کے لے ق کہ قرآن کے جمع وتدوین کی صحت سے متعلق مسلمانوں کے دعوے بے بنیاد ہیں اور تاریخی طور پر ثابت نہیں کیے جاسکتے۔
- پھر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ قرآن دراصل چربہ ہے یہودی اور عیسائی روایات کا جو اس زمانے کے یہودی اور عیسائی راہبین میں منتشر تھیں۔ اس دعوی کی پول قرآن میں پیش کردہ عقائد اور حقائق کا یہودی و عیسائی عقائد سے موازنہ کرتے ہی کھل جاتی ہے کہ کس طرح دونوں میں بعد المشرقین ہے۔ لیکن گوبلز کے مشہور قول "جھوٹ کو اگر تسلسل سے دہرایا جاتا رہے تو وہ سچ لگنے لگے گا" کے مطابق یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ انسایکلو پیڈیا بریٹانیکا کے مقالہ نگار نولدکی (Noldeke) نے قرآن کے مآخذ کے عنوان سے جو باب لکھا ہے وہ اس قدیم بے بنیاد دعوے کو پھر سے زندہ کرنے کی ایک کوشش ہے۔ تورات وانجیل کو قرآن کا ماخذ کہنے والوں کی ہٹ دھرمی قابل غور ہے۔ قرآن صاف صاف اُس وقت کے مروجہ تورات وانجیل کو تحریف شدہ قرار دیتا ہے۔ حضرات عزیر اور عیسی علیہما السلام کو اللہ کے (نعوذ باللہ) بیٹے ہونے کی واضح تردید قرآن میں موجود ہے (سورہ التوبۃ۔ آیت ۳۰) ۔ عیسائیوں کے عقیدۂ ازلی گناہ آدم اور حضرت عیسی علیہ السلام کو سولی پر چڑھائے جانے کو قرآن غلط اور بے بنیاد قرار دیتا ہے۔ اسی طرح تورات وانجیل کی حلال وحرام کی فہرست قرآن کی فہرست سے بالکل مختلف ہے لیکن اس سب کے باوجود ان کا اصرار ہے کہ قرآن چربہ ہے ان کتابوں کا۔ ناطقہ سر بہ گریباں ہے.....

انیسویں صدی کے ایک مشہور مستشرق ویلیم مور کے مطابق "تہذیب، آزادی اور سچائی کے انتہائی سخت جان دشمنوں میں سے ایک قرآن ہے"

اگر تہذیب، آزادی اور سچائی وہی ہے جس کے نمونے ہم ہیروشیما، ویت نام، فلسطین، عراق، افغانستان وغیرہ میں دیکھ چکے یا دیکھ رہے ہیں یا یورپی حملہ آوروں کا امریکا، آسٹریلیا، ھندوستان کے مقامی باشندوں کے ساتھ سلوک یا ابو غریب، گوانٹانامو، بگرام جیلوں میں بے گناہ قیدیوں کے ساتھ سلوک تہذیب، آزادی اور سچائی کی مثالیں ہیں تو بیشک ویلیم مور کا کہنا صحیح ہے۔ اسلام یقیناً ایسی تہذیب، آزادی اور سچائی کا دشمن ہے۔ یہ قرآن کی اثر انگیزی تھی جس سے ویلیم مور خوف زدہ تھا کہ اس کتاب کو بحیثیت آخری الہامی کتاب اگر دنیا نے تسلیم کر لیا تو بہت جلد مغربی ممالک کی چودھراہٹ ختم ہو جائیگی اور دنیا ان کے استحصالی نظاموں کے خلاف اٹھ کھڑی ہوگی۔ اسی لے وہ یہ تو تسلیم کرتا ہے کہ قرآن کے مروجہ نسخے بعینہ وہی ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے عہد میں موجود تھے لیکن اس کے الہامی کتاب ہونے کی وہ سختی سے تردید کرتا ہے۔

حالیہ چند دہائیوں میں قرآن کے خلاف حملوں میں خاصی تیزی آئی ہے۔ انتہائی کوشش کی جارہی ہے کہ قرآن کو انسانی کلام، امن وآشتی کے بجائے تشدد پر اکسانے والی کتاب، تضادات کا مجموعہ، سحر انگیز کلام وغیرہ ثابت کردیا جائے۔ اور ان سب کا محرک وہی ہے کہ عامۃ الناس اس کی طرف متوجہ نہ ہوں۔

پچھلی صدی کے اواخر کی بات ہے۔ ۱۹۷۲ میں یمن کے دارالحکومت صنعاء کی تاریخی اور قدیم جامع مسجد شدید بارشوں کی وجہ سے منہدم ہو گئی۔ اسکی از سر نو تعمیر کے لۓ جب بنیادوں کی کھدائی کی جارہی تھی تو اس میں خاصی بڑی مقدار میں کتبات، اوراق اور چمڑوں پر لکھے ہوۓ مخطوطات ملے جنھیں محفوظ کر لیاگیا۔ بعد میں ان نوادرات کو فنی طریقے سے محفوظ کرنے کیلیے جرمنی کی مدد طلب کی گئ جرمن حکومت نے

ایک ماہر فن ڈاکٹر خرد پوئین کی معیت میں وفد بھیجا جس نے کئی سال کی محنت سے ان کو ترتیب دیکر ان کی تجلید کر دی۔ ڈاکٹر پوئین جو قدیم زبانوں کا بھی ماہر ہے ان چالیس ہزار سے زیادہ مخطوطات کی تصویریں (مائیکروفلم) بھی اپنے ساتھ لے گیا۔ یہ نوادرات دراصل ابتدائی صدی ہجری سے لیکر بعد کے کئی ادوار میں لکھے یا طبع ہوئے کتبات و اوراق پر مشتمل تھے جن پر قرآنی آیتیں اور سورتیں لکھی تھیں۔ بعد میں ڈاکٹر پوئین نے یہ دعوی کیا کہ ان مخطوطات میں بعض کی عبارتیں اور ترتیب بعد میں طبع ہونے والے اور حالیہ مصاحف سے مختلف ہیں اس لے مسلمانوں کا یہ کہنا کہ قرآن کی عبارتیں اور ترتیب اپنے نزول کے وقت سے آج تک ویسی ہی ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تاریخی طور پر صحیح نہیں ہے۔ اس نے یہ بھی دعوی کیا کہ یہ مخطوطات مصحف عثمانؓ سے پہلے کے ہیں اس لےاان کو اصل مانا جانا چاہئے۔ جب اس کے اس مبینہ انکشاف کی بنیاد پر مغربی رسالوں میں تائیدی مضامین لکھے جانے لگے تو اس نے یمن کے شعبہ آثار کے محافظ قاضی اسماعیل الاکوع کے نام عربی زبان میں اپنے ہاتھ سے لکھے ایک خط مورخہ ۱۴فروری۱۹۹۹ء میں اس کی تردید کی کہ صنعاء میں پائے جانے والے مخطوطات اور حالیہ مصاحف میں معمولی رسم الخط کے اختلاف کے علاوہ کوئی جوہری فرق ہے۔ اسکے اس خط کا متن اس وقت کے اخبارات میں شایع کر دیا گیا (اور اس کا اصل خط بھی موجود ہے)۔ لیکن بعد میں وہ پھر اپنے پرانے دعوی پر پلٹ آیا۔ یہ ہے مغربی "ماہرین "اور" دانشوروں" کی دیانت کا نمونہ۔

ڈاکٹر پوئین کے خیال میں، جو اچانک ماہر آثار قدیمہ سے ماہر قرآنی علوم بن چکے تھے، قرآن کے اپنے دعوائے" عربی مبین" ہونے کے برخلاف اس میں ہر چار پانچ آیتوں کے بعد ایک آیت نا قابل فہم ہوتی ہے۔ اس طرح بقول اسکے قرآن کا کم از کم پانچواں حصہ نا قابل فہم ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک اس الزام کی حقیقت بیان کرنے کے بجائے ہم اس نیئے دریافت شدہ ماہر کی توجہ اس طرف دلانا چاہیں گے کہ خود اس کے متعدد ہم دین و ہم مشرب اس سے قبل دسیوں زبانوں میں قرآن کا ترجمہ کر چکے ہیں لیکن ان میں سے کسی نے آج تک یہ شکایت نہیں کی کہ قرآن کی بعض آیتیں نا قابل فہم ہیں جن کا ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ مشہور مثل ہے جھوٹ کو پیر کہاں۔

قرآن مخالف حملوں کی تاریخ میں تازہ ترین اور شاید اب تک کا قوی ترین حملہ ۲۰۰۷ میں شایع ہونے والا انسائیکلوپیڈیا آف قرآن ہے۔ چھ ضخیم جلدوں میں تقریباً ساڑھے تین ہزار صفحات پر مشتمل یہ مجموعہ ہالینڈ کے مشہور اشاعتی ادارے بریل (Brill) نے شایع کیا ہے جسے اس طرح کی تحقیقات شایع کرنے میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ اس پورے مجموعہ کی تیاری اور اشاعت میں تیرہ سال کا عرصہ لگا۔ اس میں قرآن پر تقریباً ایک ہزار عنوانات کے تحت ۶۹۷ مقالہ نگاروں کے مضامین ہیں۔ ۷۵ فیصد مضمون نگار غیر مسلم ہیں اور بعض نام نہاد مسلمان۔ (کیونکہ معروف مسلم اسکالر قرآن پر لکھتے ہوئے غیر جانبدار نہیں رہ سکتے تھے جبکہ غیر مسلم علماء سے اس طرح کا کوئی خطرہ نہیں تھا؟) ۔ انسائیکلوپیڈیا کی جنرل ایڈیٹر جین ماکالوف نامی خاتون ہے جو جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں تاریخ اور عربی ادب کی پروفیسر ہے۔ مجلس ادارت میں دو مسلم نما نام نصر ابوزید اور محمد ارکون کے ہیں جن کا قدرے تفصیلی تعارف آگے آرہا ہے۔

تقریباً ڈھائی سو مستشرقین اور چند مرتدین کی یہ اجتماعی کوشش قرآن کو خدانخواستہ منہدم (deconstruct) کرنے میں تو بلاشبہ ناکام رہیگی لیکن مغرب کی علمی دنیا میں قرآن سے برگشتہ کرنے کی مہم کو اس سے تقویت ضرور ملیگی۔

کعبہ کو صنم خانہ سے پاسباں ملنے کی تاریخ بہت قدیم ہے اور عہد نبوی ﷺ کی ابتدا سے یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ اس کے مقابلہ میں صنم خانہ کو کعبہ سے پاسباں ملنے کی مثالیں شاذ لیکن موجود ہیں:۔

۔ نصر ابو زید قاہرہ یونیورسٹی میں عربی ادب کا استاد تھا۔ اس نے جزیہ کے تصور کو انسانیت کے خلاف قرار دیتے ہوئے اس براءت کا اظہار کیا۔ قرآن وسنت کا مذاق اڑایا اور شریعت کو دقیانوسی اور عصر جاہلیت کا قانون بتایا۔ مصر کی عدالت عالیہ نے اسے مرتد قرار دیا (لیکن سزا نہیں سنائی) ۔ اس نے ہالینڈ میں پناہ لی جہاں اسے لیڈن یونیورسٹی میں ویزٹینگ پروفیسر کا عہدہ مل گیا۔ وہ وہیں مقیم ہے اور اسلام مخالف تحقیقی اداروں سے بھی منسلک ہے۔ ۲۰۰۵ میں اسے برلن سے آزادئ فکر کا ابن رشد انعام مل چکا ہے۔

۔ محمد ارکون ۱۹۲۸ میں الجزایر میں پیدا ہوا۔ فرانس میں تعلیم پائی اور ان دنوں فرانس ہی کی سربون یونیورسٹی میں فکر اسلامی کی تاریخ کا پروفیسر ہے۔ اسکے خیال میں قرآن میں بہت سی باتیں (اس جیسوں کی) عقل کے خلاف ہیں اور وہ چاہتا ہے کہ قرآن کا تنقیدی مطالعہ عصری تقاضوں کی روشنی میں کسی بھی عام انسانی تصنیف کی طرح کیا جانا چاہیئے۔ برلن اور لندن کے اسلام مخالف تحقیقی اداروں سے منسلک رہ چکا ہے۔

(یہ دونوں "دانشور" مذکورہ بالا انسا ئیکلوپیڈیا آف قرآن کی مجلس ادارت کے ارکان ہیں۔)

۔ محمد شحرور ۱۹۳۸ میں دمشق میں پیدا ہوا۔ روس میں تعلیم حاصل کی۔ دمشق یونیورسٹی میں انجینیرنگ کا لکچرر رہے۔ ۱۹۷۰ میں آیرلینڈ میں قیام کے دوران قرآن پر لکھنا شروع کیا۔ اس کی کتاب "کتاب اور قرآن کا عصری مطالعہ" کو مغرب میں بڑی شہرت و پذیرائی ملی۔ یہ سنت کی حجیت کا انکار کرتا ہے۔ سود اور شراب کو حرام نھیں سمجھتا۔ اس کی تمام کتب عربی زبان میں ہیں۔ اس کے افکار کے تعارف پر مشتمل انگریزی میں ایک کتاب حال ہی میں انسائیکلوپیڈیا آف قرآن کے ناشر بریل نے شایع کی ہے۔

اس میدان کے دوسرے پیادوں میں رشاد خلیفہ، فواد عجمی، سلمان رشدی، ارشاد منجی، وفا سلطان، تسلیمہ نسرین وغیرہ ہیں۔

علمی سطح پر قرآن وسنت مخالف مہمات کا مغرب کے مقرر کردہ معیار پر اتر کر مسکت جواب دینے والوں میں اس وقت سر فہرست جناب محمد مصطفیٰ اعظمی ہیں جو ۱۹۳۰ میں مئو (اعظم گڑھ) میں پیدا ہوئے۔ تعلیم دیوبند اور جامعہ ازہر میں ہوئی۔ مشہور جرمن مستشرق شاخت کے سنت پر اعتراضات کا مدلل جواب دیکر کیمبرج یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ حاصل کی۔ ام القری یونیورسٹی مکہ المکرمہ اور ریاض یونیورسٹی میں تدریسی فرائض انجام دینے کے علاوہ آکسفورڈ سمیت برطانیہ اور امریکا کی کئی جامعات میں وزٹینگ پروفیسر کی حیثیت سے منسلک رہے۔ ۱۹۸۰ میں اسلامیات خصوصاً حدیث پر ان کی تحقیقاتی کام کے اعتراف کے طور پر مشہور شاہ فیصلؒ عالمی انعام عطا ہوا اور سعودی شہریت بھی دی گئی۔ ریاض یونیورسٹی میں استاد دائم (Professor Emeritus) ہیں۔ نص قرآنی کی تاریخ وتدوین پر ان کی معرکۃالآرا کتاب History of the Quranic Text: From Revelation to Compilation کا دوسرا ایڈیشن حال میں شایع ہوا ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے مستشرقین کے قرآن کے الہامی ہونے اور اس کی تدوین پر کے جانے والے اعتراضات کا مدلل بلکہ منہ توڑ جواب دیا ہے۔ متذکرہ بالا مخطوطات صنعاء کا بھی اس میں تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ (اس مضمون میں اس سے متعلق بیشتر معلومات اسی کتاب سے ماخوذ ہیں) ۔ اللہ تبارک تعالی انکی کوششوں کو قبول کرے اور انہیں صحت وعافیت کے ساتھ عمر طویل عطا کرے کہ وہ اپنا علمی اور تحقیقی سفر جاری رکھ سکیں۔ آمین۔ یہ کتاب وسیع پیمانے پر مشرق و مغرب کے علمی حلقوں تک پہنچائے جانے کی منتظر ہے۔ اس کا ترکی اور انڈونیسی زبانوں ترجمہ ہو چکا ہے اور اردو سمیت بعض دوسری زبانوں میں ترجمہ کا کام جاری ہے۔

یہ کتاب ہمارے نوجوانوں کو ضرور پڑھائی جانی چاہیئے خاص طور سے وہ جو مغرب کی ظاہری مادی ترقی کے نتیجہ میں وہاں کے علما ودانشوروں کے تحقیقی معیار سے مرعوب ہو کر ان کی ہر بات پر ایمان لے آتے ہیں، چاہے وہ ہمارے دین سے متعلق ہی کیوں نہ ہو۔

مذکورہ بالا انسائیکلو پیڈیا آف قرآن کے رد اور قرآن کی حقیقت سے علمی دنیا کو متعارف کرانے کی غرض سے ایک اہم پروجیکٹ Integrated Encyclopedia of Quran کے عنوان سے کنیڈا میں شروع کر دیا گیا ہے۔ اس کے ڈائرکٹر ڈاکٹر مظفر اقبال ہیں۔ ڈاکٹر محمد مصطفیٰ اعظمی سمیت عالم اسلام کی اہم علمی شخصیات اس سے منسلک ہیں۔ مزید تفصیلات انٹرنٹ پر اس کے ویب سایٹ www.iequran.com پر دیکھی جا سکتی ھیں۔

قرآن کو غیر الہامی ثابت کرنے کی ضرورت

ڈاکٹر اعظمی نے اپنی کتاب میں ایک بہت اہم نکتہ کی یاد دہانی کرائی ہے جو ہماری اور ہمارے ارباب فکر کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ آخر یہ سارے دانشوران مغرب قرآن کو غیر الہامی ثابت کرنے کیلئے ی کیوں بے چین ہیں؟؟ اس کی بڑی وجہ ابھی تک مسلم اکثریت کی ان کوششوں کی مخالفت یا سرد مہری ہے جو مسلم معاشروں میں سماجی اصلاح (Social change) کے نام سے یہ دانشور لانا چاہتے ہیں۔ ہمارے یہ بہی خواہان چاہتے ہیں کہ مسلمان ترقی کریں، شراب جیسی مفید چیز سے پرہیز ترک کریں، اپنی خواتین کو آزاد کریں کہ وہ بلا جھجک مخلوط محفلوں میں اپنے حسن کی نمائش کر سکیں اور اپنے منتخب دوستوں کے ساتھ وقت گذار سکیں، ہم جنسوں کے ساتھ ازدواجی تعلقات کو عیب نہ سمجھیں، شادی بیاہ کیلئے نکاح جیسی فرسودہ رسموں کو قصہٗ پارینہ سمجھیں، پردہ اور حجاب جیسی قیود سے باہر نکلیں، ہر معاملہ میں شریعت کی پابندی کو ضروری نہ سمجھیں، دین کو دنیا کے معاملات سے الگ رکھیں خاص طور سے سیاست جیسی خالص دنیوی سرگرمی کو دین کے دائرہ سے باہر ہی رہنے دیں، وغیرہ وغیرہ۔ ایسی ہر تحریک کے جواب میں جواب میں مسلمانوں کا ایک ہی گھسا پٹا جواب ہوتا ہے کہ ان کی الہامی کتاب اس کی اجازت نہیں دیتی۔ اب اگر ان مسلمانوں کے ذہنوں سے اس عقیدہ کو نکال دیا جائے یا کم از کم اس کو متزلزل ہی کر دیا جائے کہ قرآن شروع سے آخر تک منزّل من اللہ ہے اور اس کے ہر حکم کی پابندی ضروری ہے، تو اس راستے کی ایک بڑی رکاوٹ دور ہو جائیگی اور مسلم معاشروں میں وہ مطلوبہ تبدیلیاں لائی جا سکیں گی جو ان کی "ترقی" کیلئے ناگزیر ہیں۔

یہ مختصر جائزہ قرآن پر علمی سطح پر کۓ جانے والے حملوں پر مشتمل تھا۔ میں نے اس میں ان دوسرے ذرائع کا ذکر نہیں کیا جنکو قرآن کریم سے برگشتہ کرنے کی مہمات میں استعمال کیا جا رہا ہے، مثلاً ہالی وڈ کی فلمیں، اخباری کارٹون اور خاکے، امریکی فوجیوں کے ذریعہ جگہ جگہ قرآن کی بے حرمتی وغیرہ۔

قرآن مخالف مہمات میں خود قرآن میں تحریف کی کوششیں بھی ہیں۔ ابھی چند سال قبل " فرقان الحق " کے نام سے ایک قرآن نما کتاب جاری کی گئی۔ صیہونیوں کے ذریعہ اس سے قبل بھی اس طرح کی کوششیں ہو چکی ہیں۔ جہاں تک قرآن میں تحریف کا سوال ہے یہ کوشش نزول قرآن سے اب تک مکمل طور پر ناکام رہی ہے اور آئندہ بھی اس میں کامیابی کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ قرآن کو تا قیامت اپنی اصلی شکل میں محفوظ رکھنے کا ذمہ خود اس کے نازل کرنے والے نے لے رکھا ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر: ۹) رہا یہ ذکر (قرآن) تو ہم نے ہی اسے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس بارے میں ہمیں زیادہ متفکر ہونے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس کلام ہدایت کو عامۃ الناس تک پہنچانے کی ذمہ داری اس نے ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے جس کے لیے ہم اس کے آگے جواب دہ ہیں۔ بلکہ اس دنیا میں ہماری سلامتی اور امن بھی قرآنی پیغام کو عام کرنے پر منحصر ہے۔ امت کے ہر ہر فرد کو اپنی استطاعت کے مطابق اسمیں اپنا حصہ ادا کرنا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا حکم ہے: بلّغوا عِنيّ ولَو آيتً . مجھ سے سنی ہوئی ایک آیت ہی سہی دوسروں تک پہنچا دو۔

اس زمین پر بسنے والے ۷۵ فیصد انسان اپنے اس بنیادی حق کے حصول کے لیے ہمارے عملی اقدام کے منتظر ہیں۔

لیکن تلخ حقیقت یہ ہے کہ ہماری بڑی اکثریت ایسی ہے جو خود ہی اس شمع ہدایت کی روشنی سے بے بہرہ ہے۔ آپ کسی بھی نوجوان بلکہ اس کے والدین سے بالی وڈ کے ستاروں اور آئی پی ایل کے کرداروں کے نام مع ان کے اہم کارناموں کے سن سکتے ہیں لیکن قرآن کی پانچ سورتوں کے نام کم ہی لوگ بتا پائیں گے۔ بیشتر کے گھروں میں قرآن اگر موجود ہوا تو وہ قیمتی جزدانوں میں لپٹا طاقوں میں محفوظ ہوگا جس کا استعمال حلف لینے، بعض لایعنی رسوم کی ادائیگی یا کسی کی موت پر قرآن خوانی کے موقعوں پر شاید ہو جاتا ہو، اسکی باقاعدہ پابندی کے ساتھ تلاوت اور اس کو سمجھنے کا اہتمام کم ہی ہوتا ہے۔ اس کے باوجود ہم شاکی ہیں کہ

برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر!

جس کا جواب خود اقبال نے یوں دیا ہے:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

یاد کریں وہ منظر جب یوم حشر شافع امت ﷺ باری تعالی سے خود ہماری شکایت کریں گے:

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (الفرقان: ٣٠)

" اور پیغمبر کہیں گے کہ اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا "

اللہ تبارک و تعالی ہمیں اس کتاب کو پڑھنے، سمجھنے، اس پر عمل کرنے اور اس کو تمام انسانوں تک پہنچانے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

mhzulqarnain@gmail.com